السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس شخص کے بارے میں جو قرآن مجید اور متواتر احادیث کی قطعی نصوص کی مخالفت کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسے نصیحت کرے اور سمجھائے تو کہتا ہے ''اس کام میں کوئی حرج نہیں'' جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرتا ہے تو قرآن وحدیث کے خلاف اور غلط فیصلہ کرتا ہے اور یہ شخص نماز روزہ بھی شاذونادر ہی ادا کرتا ہے۔ اس کی دوستی کافروں، فاسقوں اور بدعقیدہ لوگوں سے ہے۔ وہ اللہ کے حرام کئے ہوئے کاموں کو حلال سمجھتا ہے۔ مثلاً غیر اللہ کے لئے نذرونیاز' شراب نوشی 'سود' رشوت اور اس قسم کے کاروبار جو شرعی طور پر غلط یا ممنوع ہیں اور وہ نصیحت کرنے والے دین دار باعمل علمائے کرام کا مذاق اڑاتا ہے اور کہتا ہے یہ تو پاگل ہیں۔ اسکے علاوہ عہدے حاصل کرنے کے لئے (غالباً ایکشن میں امیدوار بنا مرادہ) بکثرت مال خرچ کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔ لوگ اپنے مفاد کے لے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں مثلاً مجرم کو بری کرانا، مخالفتوں کو جیل بھجوانا، بے گناہوں کو تکلیفیں دینا، جب اسے کوئی عہدہ مل جاتا ہے (غالباً الیکن کی کامیابی یا وزارت وغیرہ کا حصول مراد ہے۔) تو حاکموں سے سفارش کرتا ہے تاکہ جج ظالم کو بری اور مظلوم کو سزا دیں۔ وہ ان غلط کاموں میں پانی کی طرح روپیہ بہاتا ہے۔ (جب وہ کامیاب ہوتا ہے) تو لوگ مبارک باد کہنے آتے ہیں، گاتے اور ڈھول بجاتے ہیں۔ اگرچہ وہ کتنا غلط عقیدہ رکھتا ہو۔ کیا ایسے شخص سے دوستی رکھنا شریعت پاک کی روشنی میں جائز ہے یا حرام؟ کیا ایسا شخص مسلمان ہے یا اسلام سے خارج ہوچکا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، اس مسئلہ کی وضاحت کردیجئے۔ میں نے آپ سے اس لئے یہ مسئلہ پوچھا ہے کہ میں اسے پورے پاکستان میں شائع کرانا چاہتا ہوں۔ لہٰذا گزارش ہے کہ جلدی جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر واقعی صورت حال ایسی ہے جو آپ نے بیان کی ہے تو ان عادتوں کا حامل شخص کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس سے دوستی رکھنا جائز نہیں ہے۔ علمائے کرام کو چاہئے کہ اسے سمجھائیں اور حق کا راستہ دکھائیں اور اس پر حجت قائم کریں، اگر وہ اپنی گمراہی پر اصرار کرے تو مسلمان حاکم کا فرض ہے کہ اسے مناسب شرعی سزا دے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (٦٤٦٠)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 45

محدث فتویٰ